

قصاص جروح اور اتلاف عضو کا علمی و فقہی جائزہ

A SCIENTIFIC AND JURISPRUDENTIAL RESEARCH OF RETRIBUTION FOR INJURIES & LOSS OF ORGANS

Aqsa Hussain¹, Ayesha Shabbir², Nisma Arshad³

¹ MPhil Scholar, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of the Punjab, Lahore, Punjab, Pakistan.

² Lecturer, Institute of Arabic & Islamic Studies, GCWU, Sialkot, Punjab, Pakistan.

³ Lecturer Islamic Studies, Graduate College Jaranwala, Punjab, Pakistan.



HEC
"Y"

Category
HEC Journal
Recognition System



ARTICLE INFO

ABSTRACT

Article History:

Received: March 15, 2024
Revised: April 11, 2024
Accepted: April 15, 2024
Available Online: April 18, 2024

Keywords:

Scientific
Jurisprudential
Retribution
Injuries
Loss of Organs

Funding:

This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:



Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

The law of Retribution is equal punishment. The amount of pain a person inflicts on another person will be inflicted on him in return. If someone kills, he will be killed in return. In the same way, there is retribution in injuries. Discussions of Retribution are generally considered to be limited to suicide. Although more than that, Shariah has to respect every organ of a human being and even inflicting a scratch or injury on a human being is a crime by Shariah. The jurists have presented the legal debates with arguments in great detail about the retribution of wounds. There is a diversity in these legal debates, these discussions of the jurists are very important in the modern era. Therefore, these discussions should be researched and analyzed. It is being presented in the context of the present era.

Corresponding Author's Email: heyitsmeaqsa@gmail.com

قتل سے کم تردد جرح کے وہ جرائم جس سے آدمی کے جسم یا اس کے حواس یا اس کے اعضاء کی صلاحیت یا جو ان کے حکم میں ہے ان کو تکلیف پہنچائی جائے اور اس تکلیف سے موت واقع نہ ہو، اس لیے کہ اگر ان ضربوں سے موت واقع ہو جائے تو یہ جرم قتل کہلائے گا۔ یعنی خود جان کے خلاف جرم سمجھا جائے گا۔ اور قتل سے کم تردد جرح کا جرم نہیں ہوگا۔ اس صورت میں یہ قتل عمد ہوگا یا شہرہ عمد یا قتل خطاء۔

قتل سے کم جرح کے جرائم انسانی جسم کو پہنچنے والی تکلیف کے اعتبار سے کئی اقسام کے ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ تکلیف نوعیت یا درجہ کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔ ضربات کی قوت، ذریعہ، جگہ اور انسانی جسم پر اثر انداز ہونے کے اعتبار سے فقہاء نے ان جرائم کی جو تفصیل بیان کی ہے، اس سے ان کو تین بڑی قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

قسم اول

اعضاء کا کاٹنا یا جو اعضاء کے حکم میں ہو، اُن کا کاٹنا۔ اس کی مثال جیسے ہاتھ، پاؤں، اُنکلی، آنکھ، ناک، کان، ہونٹ، بھنوس، دانت، پستان، آلہ تناسل اور خصیتین۔

قسم دوم

اعضاء یا جو اعضاء کے حکم میں ہوں کی صلاحیت کار کا زائل ہونا اور خود عضو کا موجود رہنا۔ ان میں سُننا، دیکھنا، سونگھنا، چکھنا، بات کرنا، جماع کرنا، بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت، حرکت کرنا اور عقل کو زائل کرنا شامل ہے۔

قسم سوم

شجاج "شج" کی جمع ہے اور شجہ وہ زخم ہے جو سر اور چہرے پر آئے (یا ان مقامات پر آئے جہاں سر اور چہرے کی ہڈی ہوتی ہے، جیسے پیشانی، رُخساروں کا بالائی حصہ، کپٹی، ٹھوڑی اور جڑے کا وہ حصہ جو رُخساروں کے نیچے ہے)۔¹

"شج" سے فقہاء صرف وہ زخم مراد لیتے ہیں جو سر اور چہرے پر آئے ہوں۔ سر سے لیکر تھوڑی تک فقہاء احناف کے نزدیک چہرے میں دونوں جڑے بھی داخل ہیں۔

یہ ایک اصطلاح ہے جو لغت میں اور جمہور فقہاء کی اصطلاح میں چہرے اور سر کے زخموں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ البتہ ان کی تفصیل اور ان کے ناموں کے اطلاق سے متعلق فقہاء کے درمیان معمولی اختلافات ہیں۔

شجاج کی اقسام

زخموں کی اقسام میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن ان دس اقسام پر سب فقہاء کا اتفاق ہے۔

حارصہ

اُس زخم کو کہتے ہیں جو جلد میں خراش پیدا کر دے لیکن اس سے خون نہ بہے۔² یہ عربی کے مقولہ "حرص القصار الثوب" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں کہ دھوبی نے کپڑا کوٹتے ہوئے پھاڑ دیا۔

دامعہ

ایسا زخم جو آنسوؤں کی طرح خون کو ظاہر کر دے مگر خون اپنی جگہ سے بہے نہیں۔ اس شجہ کا نام "دمع" بمعنی آنسو سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ اس سے خون اس قدر نمایاں ہوتا ہے جس قدر آنکھ سے آنسو یا اس لیے کہ اس زخم سے پہنچنے والے درد (تکلیف) کے سبب مجروح کی آنکھ اشکبار ہو جاتی ہے۔³

دامیہ

اس زخم کو کہتے ہیں جس سے خون ظاہر ہو کر یعنی نکل کر جلد پر آجائے اور بہہ جائے۔ مرغینانی کہتے ہیں کہ دامیہ وہ زخم ہے جس سے خون (باہر) آتو جائے لیکن بے نہیں اور یہی (رائے) صحیح ہے اور اس شجر کا تاون ایک اونٹ ہے۔

باضعہ

وہ زخم ہے جو کھال کو پھاڑ کر گوشت تک سرایت کر جائے۔ یہ لفظ "بضع" سے ماخوذ ہے جو عربی زبان میں کاٹنے اور پھاڑنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس شجر کا تاون دو اونٹ ہیں۔

متلاحمہ

وہ زخم جس سے گوشت کٹ جائے لیکن اس کے بعد گوشت مل جائے اور کٹی ہوئی جگہ باہم جڑ جائے اور کٹے ہوئے گوشت کے مال کار باہم جڑ جانے کے اعتبار سے ہی اس زخم کا نام متلاحمہ رکھا ہے۔ کیونکہ متلاحمہ "التحم الشیمان" سے ماخوذ ہے یعنی دو چیزوں کا باہم جڑ جانا۔

سمحاق

وہ زخم ہے جو سر کی ہڈی اور گوشت کی درمیانی جھلی تک پہنچ جائے۔ سمحاق اس باریک کھال اور جھلی کو کہا جاتا ہے جو سر کی ہڈی اور گوشت کے درمیان حائل ہوتی ہے۔

موضحہ

وہ زخم ہے جو کھال اور گوشت کو پھاڑنے کے بعد ہڈی کو ظاہر کر دے یعنی گوشت اتنے واضح طور پر کٹ جائے کہ نیچے کی ہڈی صاف نظر آنے لگے۔

ہاشمہ

اس زخم کو کہتے ہیں جو کھال اور گوشت کو کاٹنے کے بعد ہڈی کو بھی توڑ دے۔

منقلہ

وہ زخم ہے جو ہڈی کو توڑنے کے بعد اس کی اپنی اصل جگہ سے ہٹا دے۔

آمہ

اس زخم کو کہا جاتا ہے جو زخم ام الراس یعنی دماغ کی ہڈی تک پہنچ جائے۔⁴

دامغہ

اسے المامومہ بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ زخم ہے جو دماغ کی اس بالائی جھلی تک پہنچ جائے جو ہڈی کے نیچے اور بیچے کے اوپر ہوتی ہے۔⁵

زخموں کی ان اقسام کو فقہاء نے "شجر" اور "شجاج" سے تعبیر کیا ہے۔ اور جو زخم سر اور چہرے کے سوا جسم کے دوسرے حصوں پر آئیں تو اگر وہ ایسے کاری ہوں کہ گوشت پھٹ کر یا کٹ کر ہڈی کھل جائے، یعنی نظر آنے لگے یا ضرب سے ہڈی ٹوٹ جائے تو اس میں حکومتِ عدل واجب ہوگی۔⁶

صاحبِ ہدایہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: سر اور چہرے کے علاوہ جسم کے دوسرے حصہ پر جو زخم آئیں ان کو "جراحتہ" کہا جاتا ہے۔ سر اور چہرے کے علاوہ، جسم کے دوسرے حصے پر جو زخم واقع ہوں، شریعت کی طرف سے ان کی کوئی دیت مقرر نہیں ہے۔ اس صورت میں صرف حکومتِ عدل واجب ہوگی۔⁷

فقہاء کا اختلاف

- امام محمد و شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک شجاج کی تعداد دس ہے، وہ مسلک حنفی کے مطابق زخموں کی قسموں میں سے دوسری قسم کو حذف کر دیتے ہیں۔
- مالکی مسلک میں شجاج کی قسمیں دامیہ، خارصہ اور سحاق ہیں جو بالترتیب کھال پر زخموں کے نام ہیں۔ پھر ترتیب وار باضعہ، متلاحمہ، اور موضعه ہیں۔ یہ سب زخم گوشت میں ہوتے ہیں پھر ان کے یہاں منقلہ ہے اور اس کے بعد آمہ (مامومہ) ہے۔ یہ سب بالترتیب ہڈی کے زخم ہیں۔ آخر میں ان کے یہاں دامغہ ہے، اور یہ بھی ایک قول ہے کہ یہ مامومہ کا مترادف ہے۔⁸
- امام محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے شجر متلاحمہ کو شجر باضعہ سے پہلے قرار دیا۔ ان کے نزدیک متلاحمہ وہ زخم ہوگا جو جلد کے نیچے گوشت کو ظاہر تو کر دے لیکن کٹے نہیں اور باضعہ کا درجہ اس کے بعد آئے گا کیونکہ اس میں گوشت بھی کٹ جاتا ہے۔ لیکن ظاہر الروایۃ کی رو سے متلاحمہ وہ زخم ہے جو گوشت کے بیشتر حصہ کو کاٹ دے اور اس کا نمبر باضعہ کے بعد آتا ہے۔⁹ امام محمد کے نزدیک شجر کی نو اقسام ہوتی ہیں۔ ان میں خارصہ اور دامغہ کا ذکر نہیں ہے۔ ان کے نزدیک خارصہ کا اثر باقی نہیں رہتا جبکہ دامغہ کے بعد انسان کا عام طور پر زندہ رہنا ممکن نہیں ہے۔ جس کا قصاص ہے، چنانچہ اسے شجاج سے خارج کر دیا ہے۔¹⁰
- امام مالک نے ہاشمہ کو ان تمام اقسام سے خارج قرار دیا ہے جبکہ باقی اقسام میں امام ابو حنیفہ سے اتفاق کیا ہے۔¹¹
- فقہاء کے نزدیک خارصہ، دامغہ، دامیہ، باضعہ، متلاحمہ، سحاق اور موضعه میں قصاص لینا ممکن ہے جبکہ الآمہ، دامغہ، منقلہ میں قصاص لینا ممکن نہیں ہے۔
- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر موضعه زخم عمداً لگا جائے تو قصاص واجب ہوگا۔
- حضرت عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے رسول ﷺ نے فرمایا ان زخموں میں جن سے ہڈی کھل جائے دیت کا حکم لگایا۔¹²
- مالکیہ کہتے ہیں کہ زخم موضعه وہ ہے کہ جس میں سر کی ہڈی دکھائی دی جائے یا پیشانی کی ہڈی۔
- حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ موضعه پورے چہرے، سر، پیشانی اور جڑے کی ابھری ہوئی ہڈیوں تک پہنچنے والے گہرے زخم کو کہتے ہیں جس سے ہڈی کھل جائے ٹھوڑی اس میں شامل ہے۔
- چاروں ائمہ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے گیارہ قسم کی جن جراحتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ لغت کے اعتبار سے چہرے اور سر کی مخصوص جراحتیں ہیں۔¹³

شجاج کی سزاء

شجاج کی سزاء کی دو قسمیں ہیں ایک اصلی سزاء جو قصاص ہے اور دوسری متبادل ارش ہے۔

ارش (یہ وہ ادا ہوگی ہے جو کسی شخص متضرر کو ان زخموں کے بدلے دی جائے گی جو زخم شخص متضرر کو پہنچے)۔¹⁴

شجاج کی اصل سزاء قصاص

عمدہ جنایت میں قصاص کے سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے قصاص واجب ہر وہ زخم جس میں مماثلت ممکن ہو اس میں قصاص ہے۔ فرمان باری تعالیٰ وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ کی روشنی میں زخموں میں قصاص لیا جائے گا ہڈی اور موضع کے قصاص میں عرض و طول کا اعتبار ہو گا نہ کہ سر کے بڑا چھوٹا ہونے کا۔ اور اس میں بھی کسی قسم کا اختلاف نہیں کہ موضع سے اوپر والے زخموں میں کوئی قصاص نہیں۔

شجاج کی متبادل سزاء ارش

آئمہ اربعہ کے ہاں سر میں موضع کے علاوہ زخموں میں کوئی ارش مقرر نہیں۔ خلفائے راشدین کا ارشاد ہے کہ موضع سر اور چہرے کا زخم ہے موضع میں سے کم زخموں میں کوئی ارش مقرر نہیں بلکہ ان میں عادل کا فیصلہ ہے اس لئے کہ ان کے بارے میں شریعت میں کوئی ارش مقرر نہیں اور ان کا رائیگاں چھوڑنا بھی ممکن نہیں لہذا اس میں عادل کا فیصلہ واجب ہے۔¹⁵

شجاج کی صورت

اگر کسی شخص نے دوسرے کے سر میں زخم لگایا اور زخم نے مشجوع کے پورے سر کو گھیر لیا تو اب مشجوع شجاج سے کس طرح قصاص لے گا؟

- جتنی مقدار میں اس کا سر پھوڑا گیا ہے اسی مقدار میں وہ بھی شجاج کا سر پھوڑ دے اور دائیں بائیں جس جانب سے چاہے شروع کرے۔
- اور اگر وہ چاہے تو پھوڑے ہوئے سر کی دیت لے لے۔¹⁶
- ابو بکر جصاص لکھتے ہیں: کھوپڑی کی ہڈی کے زخم میں قصاص نہیں لیا جائے گا۔
- اوزاعی کا قول ہے کہ دماغ کی جھلی کے زخم میں قصاص نہیں ہے۔¹⁷
- دماغ تک پہنچ جانے والا زخم اگر عقل کو زائل کر دے یا دماغ کی ایک جانب خراب کر دے تو اس میں رسول ﷺ نے دیت کا فیصلہ فرمایا۔¹⁸
- دماغ کے زخم میں قصاص نہیں۔¹⁹

حدیث رسول ﷺ ہے:

"حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُعَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ابْنِ صُهَبَانَ

عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوْدَ فِي الْمَأْمُومَةِ وَلَا الْجَائِفَةِ وَلَا الْمَنْقَلَةِ"

”ابو کریب، رشید بن سعد، معاویہ بن صالح، معاذ بن محمد، ابن صہبان، حضرت عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو زخم دماغ تک پہنچ جائے یا پیٹ تک اس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے سرک جائے اس میں قصاص نہیں ہے (بلکہ دیت ہے کیونکہ ان میں برابری ممکن نہیں)۔“²⁰

جراحت

جراح وہ زخم ہے جو سر اور چہرے سے ہٹ کر سارے بدن میں ہوں ان کی دو اقسام ہیں۔

- جائفہ
- غیر جائفہ

جائفہ

جائفہ وہ زخم ہے جو پیٹ تک پہنچ جائے سینے یا پیٹ یا پیٹھ یا جنین یا حشیش یا دبر یا حلق کی طرف سے ہو کر جائے۔ جائفہ ہاتھوں اور پاؤں میں نہیں ہو سکتے نہ گردن میں اس لیے کہ یہ بدن تک نہیں پہنچ سکتے۔²¹

غیر جائفہ

غیر جائفہ وہ زخم ہے جو جائفہ کی حد تک نہ پہنچا ہو۔

جراحت خواہ جائفہ ہو یا غیر جائفہ اگر ضرر رسیدہ کی ہلاکت پر منتج ہو تو مجرم پر قصاص واجب ہوگا۔ اور اگر مجروح ہلاک نہیں ہوا بلکہ تندرست ہو گیا تو کسی چیز کا قصاص نہ ہوگا کیونکہ مماثلت کی رعایت کرتے ہوئے استیفاء قصاص ناممکن ہے۔²²

فقہاء کی رائے

امام ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ جو زخم گردن سے اس جگہ تک پہنچ جائے کہ جہاں پی ہوئی چیز کا قطرہ پہنچ جائے تو یہ جائفہ ہوگا، کیونکہ جوف تک پہنچے بغیر یہ ٹپکتا نہیں۔ شجر صرف سر، چہرے یا ہڈی کی جگہوں میں ہوتا ہے جیسے پیشانی، رخساروں کے بالائی حصے، کنپٹیاں اور ٹھوڑی ہیں اور رخسار نہیں ہیں۔ جمہور علماء کے نزدیک ان جگہوں کے سوا کسی اور جگہ ان جراحتوں کا حکم ثابت نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان جراحتوں کا حکم پورے بدن میں ثابت ہوتا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔²³

جائفہ و غیر جائفہ کی سزا

- فقہاء کے نزدیک جس زخم کا بھی قصاص ممکن ہو، مثل میں لیا جاسکتا ہو تو قصاص لیا جائے گا ورنہ ارشاد دی جاگی۔²⁴

- امام مالک کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:
- وہ جنایات جن میں قصاص واجب نہیں ہوتا مثلاً مامومہ اور جائفہ (پیٹ کا زخم اور دماغ کا زخم وغیرہ) ہیں۔²⁵
- موضحہ سے کم نوعیت کے زخموں میں قصاص اس لئے نہیں لیا جاسکتا کہ ان میں مماثلت اور مساوات کو یقینی بنانا ممکن نہیں۔²⁶

تلافی عضو اور اطلاق صلاحیت عضو

واضح ہو کہ شریعت اسلامیہ نے جرائم متعلقہ اعضاء بدن مثلاً ہاتھ، ناک، کان، دانت وغیرہ کی سزا کے لیے بھی طریق قصاص رکھا ہے۔ یعنی مجرم کو اس کے جرم کے موافق اسی طرح کی سزا دی جائے۔ اس کے لیے یہ شرط ہے کہ دونوں کے اعضاء ایک جیسے ہوں، چنانچہ تندرست آنکھ کے عوض اندھی آنکھ کو نہیں پھوڑا جائے گا، اسی طرح دائیں ہاتھ کے بدلے بائیں ہاتھ تلف نہیں کیا جائے گا۔ اور یہی عین انصاف کا تقاضا ہے۔ اگر ایک شخص کسی کا عضو ظلم سے ضائع کر دیتا ہے تو اس کی پاداش اس کے سوا نہیں ہے کہ مجرم کا بھی وہی عضو تلف کر دیا جائے۔

جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے کہ:

"وَجَزَاءٌ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا"²⁷

قصاص کا مطلب ہے کہ مجرم کو جو سزا دی جائے، وہ اس جرم کے مثل ہو جو مجرم نے مجروح کے ساتھ کیا ہو۔ مگر اس میں یہ شرط ہے کہ مجرم کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی اور ظلم نہ ہونے پائے۔ محل سزا محدود اور معین ہو اور صحت و کمال میں بھی مساوات قائم رہ سکے یعنی قصاص میں مماثلت ہو۔ جان سے کم میں قصاص اور بدلہ لینے میں مساوات معتبر ہے۔²⁸ لہذا مماثلت کا معدوم ہونا وجوب قصاص میں مانع ہے، اگر قصاص لینے میں مثلیت نہ ہو تو قصاص کی سزا ساقط ہو جائے گی۔ چنانچہ اگر کسی عضو کا کاٹ دینا جوڑ سے ہو، یا اس عضو کے ضائع کرنے کی کوئی حد معین کرنا ممکن ہو تو قصاص لیا جائے گا، ورنہ دیگر صورت میں مجرم کو تعزیر دی جائے گی۔

مساوات کی صورت یہ ہے کہ دونوں اعضاء صحت و کمال میں بھی مساوی ہوں، چنانچہ جو ہاتھ قبل ضیاع ہی شل ہو اس کے عوض تندرست ہاتھ قطع کر کے قصاص نہ لیا جائے گا۔ اسی طرح جس ہاتھ کی چار انگلیاں ہوں، اس کے عوض ایسا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا

جس کی پانچوں انگلیاں سالم موجود ہوں، کیونکہ دونوں ہاتھوں میں مساوات موجود نہیں ہوگی۔ قصاص کی جو شرائط قتل عمد میں ملحوظ ہیں، وہی عام شرائط اعضاء کے عمدہ تلف کرنے میں بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہیں۔ مثلاً مجرم عاقل، بالغ، مختار اور قصد وارادہ کا مالک ہو۔ اور جس پر دست اندازی کی گئی ہو وہ معصوم و مظلوم ہو اور مجرم کا جُز نہ ہو، جرم کا ارتکاب خود کیا ہو۔ یہ تمام شرائط جس طرح قتل عمد کی صورت میں معتبر ہیں، اسی طرح اعضاء کے عمدہ تلف کرنے میں بھی معتبر ہوں گی۔²⁹ اور جس طرح عمدہ تلف کرنے کی صورت میں قصاص کی شرائط نہ ہونے کی بنا پر قصاص ساقط ہو کر دیت واجب ہو جاتی ہے، اسی طرح جب کسی عضو یا اس کی منفعت خطا تلف ہو جائے تو ان حالات میں قصاص ساقط ہو کر دیت واجب ہو جائے گی۔

اس امر میں تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ جس جرم عمدی میں قصاص نہ ہو یا ساقط ہو چکا ہو، تو اُس جرم میں عداً واقع ہونے اور اُس کے خطا واقع ہونے کی صورت میں ایک ہی حکم ہو گا۔³⁰

مختلف اعضاء جن کا قصاص واجب ہے، اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

آنکھ کا قصاص

اگر کسی شخص نے کسی کی آنکھ پر کوئی چیز ماری اور اُس کی ضرب سے اُس کی آنکھ کی پتلی باہر نکل آئی تو اس صورت میں قصاص نہیں ہو گا کیونکہ آنکھ کی پتلی نکالنے میں مماثلت ممکن نہیں ہے۔³¹ اور قصاص صرف اُن صورتوں میں لیا جائے گا جہاں برابری ممکن ہو۔ لیکن اگر اُس شخص کی ضرب کے بعد آنکھ اپنی جگہ باقی رہی، لیکن اُس کی روشنی اور بینائی جاتی رہی تو اس صورت میں مجرم پر قصاص لازم ہو جائے گا کیونکہ اس میں مماثلت اس طرح سے ممکن ہے کہ آئینہ خوب گرم کیا جائے اور مجرم کے چہرے پر بھیگی روئی رکھ کر (اور دوسری آنکھ کو باندھ کر) گرم آئینہ اُس کی آنکھ کے مقابل کیا جائے تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے گی۔³² یعنی ہر آنکھ کی بصارت زائل ہونے پر خواہ وہ آنکھ چھوٹی ہو یا بڑی، تیز نظر والی ہو یا کم نظر والی، اگر بینائی موجود تھی اور کسی شخص نے مجروح کردی تو مماثلت کی بناء پر قصاص واجب ہو گا۔ دیگر صورت میں جرح پر نصف تاوان واجب ہو گا۔ اور اگر دونوں آنکھیں ہی تلف کردی جائیں تو اس صورت میں کامل دیت عائد ہوگی، کیونکہ انسان کی بینائی اُس کی زندگی کے منافع مقصودہ میں سے ہے۔³³

اگر مجروح کی آنکھ کی روشنی میں کمی آجائے یعنی اگر معلوم ہو جائے کہ بینائی میں کس قدر نقص آیا ہے تو اسی حساب سے اُس پر تاوان کا ایک حصہ لاگو ہو گا۔ اگر آنکھ چند سی، یا بھینگی ہو گئی یا نظر پتھر آگئی تو اس بارے میں حکومت اپنی رائے سے فیصلہ دے گی۔ اگر کسی کی آنکھ میں پھولا ہے لیکن بینائی میں نقص نہیں ہے تو اس آنکھ کے پھوڑنے میں نصف تاوان ہو گا۔

دونوں آنکھوں میں کامل دیت اُس وقت واجب ہوگی، جبکہ اُن کی کامل منفعت زائل ہو جائے اور دونوں میں سے کوئی بھی قابل منفعت نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے:

"ان فی کل اثنتين فیها الدية"

"ان میں سے ہر دو میں دیت ہوگی"

یہ وہ صورت تھی کہ جب عضو کے ساتھ اُس کی منفعت بھی زائل ہو گئی، لیکن اگر عضو اپنی صورت پر باقی ہو، مثلاً آنکھیں بدستور موجود ہیں مگر اُن کی بصارت جاتی رہے تو اب کامل دیت اُس وقت واجب ہوگی جبکہ دونوں کی دیکھنے کی قوت زائل ہو جائے۔ اب ان اعضاء کی صورت قائم رہنے کا کوئی اعتبار نہ ہو گا کیونکہ اصل مقصود منفعت ہے نہ کہ صورت۔³⁴ اور ایسی صورت میں اگر دو آنکھوں میں سے ایک آنکھ یا اُس کی منفعت ضائع ہو جائے تو نصف دیت واجب ہوگی۔³⁵

اگر کانے شخص کی صحت مند آنکھ پھوڑ دی جائے یا اُس کی بصارت زائل کردی جائے تو مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک پورا تاوان ادا کرنا واجب ہے، کیونکہ ضائع شدہ

آنکھ کی بصارت بھی صحت مند آنکھ میں آجاتی ہے اور یہ بھی کہ کانے کی ایک آنکھ بھی بینائی کے مقصدِ عظیم کو پورا کرنے میں رُتبہ میں دو آنکھوں کے برابر ہوتی ہے اور یہ اس کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ جبکہ حنفیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر کانے کی آنکھ پھوڑ دی جائے تو نصف تاوان عائد ہوگا، جیسا کہ ایک پاؤں یا ایک ہاتھ اور دوسرے دوہرے اعضاء کے کاٹنے میں ہوتا ہے۔³⁶

امام ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ بھیگنے کی آنکھ میں قصاص نہ ہوگا، کیونکہ بھیگنا پن آنکھ میں نقص ہے (لہذا اگر قصاص لیا جائے) تو یہ ناقص کے بدلے کامل کو وصول کرنا ہوگا، پس اس میں مماثلت نہ ہوگی۔³⁷

اگر کسی مجرم کی دست اندازی سے آنکھوں کی پلکیں ضائع ہو جائیں تو امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قصاص نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے مثل پر قدرت ممکن نہ ہو سکے گی، لیکن امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے قول میں قصاص لیا جائے گا۔³⁸

جمہور علماء کے نزدیک اگر مجرم نے چاروں پلکیں کاٹ دیں تو اس پر دیت واجب ہے۔³⁹

جبکہ قصاص میں مماثلت نہ ہونے کی بناء پر امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ دونوں آنکھوں کی ہر پلک کے کاٹنے والے مجرم پر ایک چوتھائی تاوان عائد ہوگا، خواہ مظلوم نابینا ہو یا برنیاں نہ ہوں، کیونکہ پلکوں سے جمال بھی ہے اور وہ کار آمد بھی ہیں۔⁴⁰ اگر سوکھی ہوئی پلک کو کاٹا تو اس کا فیصلہ حکومت کرے گی۔ اگر پلک کے سکیرٹنے کا جرم کیا تو اس پر ایک چوتھائی دیت عائد ہوگی۔ ایک پلک کا کچھ حصہ تلف کرنے پر ایک چوتھائی کا اسی قدر حصہ عائد ہوگا، اگر ایک حصہ کاٹنے سے باقی حصہ بھی سکڑ جائے، تب بھی پورا تاوان عائد نہ ہوگا۔ لیکن اگر جرم کے نتیجے میں چاروں پلکیں اور آنکھیں تلف ہو گئیں تو دوہرا تاوان عائد ہوگا۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر دونوں پلکوں کی جڑ عمداً یا غلطی سے کاٹ دی تو اس کا تاوان واجب الاداء ہوگا، ایک پلک کی جڑ کاٹ دی تو چوتھائی دیت عائد ہوگی۔⁴¹ آنکھ کے پپوٹوں کے کناروں (جن سے پلکوں کے بال اُگتے ہیں) اور پپوٹوں میں قصاص نہیں ہوگا، کیونکہ اس میں مثل کو وصول کرنا ناممکن ہے۔⁴²

حنفی مسلک کے نزدیک دونوں ابروؤں کے بال کاٹ دینے پر بھی دیت واجب ہوگی اور ایک ابرو پر نصف دیت ہوگی۔ وجوب دیت کا سبب یہ ہے کہ اس کے کاٹنے سے چہرے کی خوش نمائی جاتی رہتی ہے، جبکہ شافعیہ، مالکیہ، اور حنابلہ کے نزدیک ابرو کے بال کاٹنے پر حکومت مناسب فیصلہ کرے گی، خواہ ایک ابرو کے بال ہوں یا زیادہ کے، کیونکہ یہ باعث جمال ہیں۔⁴³

ناک کا قصاص

جہاں تک ناک کا تعلق ہے، تو اگر زرمہ کو قطع کیا جائے تو فقہائے احناف کے نزدیک قصاص واجب ہوگا۔ اور اس میں احناف کے ہاں کوئی اختلاف نہیں۔ جسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

"والانف بالانف"⁴⁴

”یعنی ناک کے بدلے ناک“

اور جب ناک کو پورا کاٹ دیا یا اسے مارن (بانس) سے کاٹ دیا جائے تو اس میں دیت ہے، نبی ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے جو عمر بن حزم کی کتاب میں ہے کہ

”ناک جب پوری کاٹ دی جائے تو اس میں دیت ہے“

اس میں مثل کو وصول کرنا ممکن ہے کیونکہ اس کی حد معلوم ہے اور وہ ہے اس کا نرم حصہ، اور اگر نرمہ کا کچھ حصہ قطع کرے تو قصاص نہیں ہوگا کیونکہ مشیت ممکن نہیں ہوگی۔

اور ناک دو سوراخوں اور ان کے درمیان پردے پر مشتمل ہے اور اس کا بانسہ بھی دیت میں داخل ہے۔ فقہاء کے ہاں اور حتیٰ کہ شوافع کے ہاں بھی ناک کی دونوں طرفوں اور پردے میں مثل دیت ہے۔⁴⁵

عبدالقادر عودہ اس بارے میں یوں بیان کرتے ہیں:

”تجب الدية في مارن الانف وهو ما لان من الانف، لما روى عن رسول الله ﷺ انه قال: في الانف اذا اوعب مارنه

جدعا دية“⁴⁶

اگر ناک کا بانسہ تھوڑا کاٹا گیا تو بلا اتفاق قصاص نہیں ہوگا، اس لیے کہ وہ ہڈی ہے۔ اور اگر کاٹنے والے کی ناک چھوٹی ہو یا وہ خشم ہو یعنی اس کو بونہ معلوم ہوتی ہو تو مجروح کو اختیار ہے چاہے تو اس کی ناک کاٹ دے یا پھر ناک کی دیت لے لے۔ اگر کسی نے نیچے کے ناک کی ہڈی کاٹ دی تو کاٹنے والے پر قصاص واجب ہوگا، اور اگر خطا ایسا ہو اس پر دیت واجب ہوگی۔⁴⁷ امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ اگر وہ پورا کاٹے تو اس میں قصاص ہے اور امام محمد کہتے ہیں کہ قصاص نہیں ہے، خواہ پورا ہی کاٹے۔ صاحبین کے مابین فی الحقیقت اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ امام ابو یوسف کی مراد پورا نرمہ کاٹنا ہے اور اس میں بلا اختلاف قصاص ہے، اور امام محمد کی مراد پورا بانسہ کاٹنا ہے اور اس میں بلا اختلاف قصاص نہیں ہے۔⁴⁸ اگر ناک کی نرم ہڈی سے نیچے کاٹ دیا تو قصاص واجب ہوگا کیونکہ اس سے نیچے گوشت ہوتا ہے۔⁴⁹

اگر ناک اپنی صورت میں باقی رہے لیکن سونگھنے کی قوت زائل ہو جائے تو قصاص ساقط ہو جائے گا، کیونکہ مساوات و مشیت دونوں دونوں صورتوں کا وجود ممکن نہ ہوگا۔⁵⁰ اگر کسی نے ایک شخص کے سر پر ضرب لگا کر مجروح کے دونوں نرخیوں سے سونگھنے کی قوت زائل کر دی تو اس پر پورا تاوان عائد ہوگا۔ اگر ایک شخص کی قوت شامہ زائل ہوتی ہے تو نصف تاوان لاگو ہوگا، اور اگر سونگھنے کی قوت میں کمی آگئی ہے تو جس قدر کمی آئی ہے اس کی نسبت سے تاوان عائد ہوگا، بشرطیکہ کمی کی مقدار کا تعین ممکن ہو، اگر ممکن نہ ہو تو حکومت خود اس کا فیصلہ کر دے۔⁵¹ اگر کسی نے ایک شخص کا ناک کاٹ دیا اور ناک کاٹنے کے نتیجے میں اس کی سونگھنے کی قوت بھی زائل ہوگئی تو کاٹنے والے پر دو کامل دیتیں واجب ہوگی۔⁵²

کان کا قصاص

عبدالقادر عودہ اس کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

"وتوخذا الأذن بالأذن عند الأئمة الأربعة لقوله تعالى "والأذن بالأذن" ولأنه يمكن القصاص لإنتهائه إلى حد فاصل" 53

کان میں قصاص ہے لیکن کان کاٹنے کے بدلے میں پھٹے ہوئے کان کو نہ کاٹا جائے گا۔ اگرچہ سماعت والا کان بغیر سماعت والے کان کے مقابلے میں کاٹا جائے گا کیونکہ کان میں سماعت میں اضافہ کے باعث سے زیادہ خوبصورتی کے حوالے سے قصاص میں کاٹا جائے گا۔ 54

اگر عمد آپورا کان کاٹا جائے تو قصاص لازم ہے اور اگر تھوڑا کاٹا گیا ہو تو اس میں بھی قصاص ہے، بشرطیکہ اس کی استطاعت ہو۔ اگر کان کاٹنے والے کے کان کا حلقہ چھوٹا ہو اور جس کا کان کاٹا گیا ہو اس کا کان بڑا ہو تو مجروح کو اختیار ہوگا، چاہے نصف دیت لے لے اور چاہے اس کی چھوٹائی کے انداز پر کاٹے۔ 55 دونوں کانوں میں کانٹے وغیرہ کی صورت میں دیت ہے اور ایک کان میں نصف دیت ہے۔ عمر بن حزم والی روایت کہ ایک کان کی دیت پچاس اونٹ ہیں، کی وجہ سے امام مالک نے کانوں کی سماعت ختم ہونے کو شرط قرار دیا ہے، اگر سماعت ختم نہ ہو تو اس میں فیصلہ ہے۔ 56 دو کانوں میں کامل دیت اُس وقت واجب ہوگی جبکہ اُن کی کامل منفعت زائل ہو جائے، اور دونوں میں سے کوئی بھی قابل منفعت نہ رہے۔ لیکن اگر دونوں کان اپنی حالت پر قائم ہوں اور سماعت کی قوت ضائع ہو جائے تو کامل دیت اُس وقت واجب ہوگی جبکہ دونوں کی قوت زائل ہو جائے۔ 57 تاوان کے عائد ہونے کے لیے ضروری ہے کہ قوت سماعت کے زائل ہو جانے کا ثبوت ہو جائے۔ 58 اگر سماعت میں نقص ہو جائے اور یہ پتہ چل سکے کہ یہ نقصان کس قدر ہے تو اسی قدر تاوان کا حصہ کم لاگو ہوگا۔ اگر ایک کان کی سماعت جاتی رہے تو نصف تاوان عائد ہوگا۔ اور اگر دونوں کانوں کا ظاہر حصہ کاٹ دیا جائے تو تاوان عائد ہوگا۔ کیونکہ کان (انسانی) چہرے کے جمال کا باعث ہیں۔ اگر دونوں کانوں کے ساتھ سماعت بھی جاتی رہے گی تو مجرم پر دو کامل دیتیں لاگو ہوں گی، 59 کیونکہ آلہ سماعت کان سے جداگانہ شے ہے، لہذا (اُس کا تاوان الگ ہوگا) ایک کو دوسرے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ 60 اگر کان کا ایک حصہ قطع کرے تو اگر اُس کی کوئی حد معلوم ہے تو اس میں قصاص ہوگا، وگرنہ نہیں ہوگا۔ 61

دانت کا قصاص

اگر کسی شخص نے کسی کے دانت توڑ دیے یا کھاڑ دیے تو قصاص میں اُس کے بھی دانت توڑے یا کھاڑے جائیں گے۔ قرآن کریم کا حکم ہے:

"الْبَسَنَ بِا لْبَسَنِ" 62

”اور دانت کے بدلے دانت“

حدیث رسول ﷺ ہے:

"اخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْقِصَاصِ فِي الْبَسَنِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ"

”اسحاق بن ابراہیم، ابو خالد سلیمان بن حیان، حمید، انس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانت (توڑنے) میں

قصاص کا حکم دیا اور فرمایا کتاب اللہ قصاص کا حکم فرماتی ہے۔“ 63

اگر جرم کرنے والے کا دانت بڑا ہے یا خوبصورت ہے تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔⁶⁴ اگرچہ اس شخص کا دانت جس سے قصاص لیا جا رہا ہے، دوسرے کے دانت سے بڑا ہو اس لیے کہ دانت کی منفعت چھوٹائی اور بڑائی سے متفاوت نہیں ہوتی۔⁶⁵

اگر کسی شخص کے دانت میں مارا جس سے اُس کا دانت ہلنے لگا تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا خواہ وہ شخص بالغ ہو یا نابالغ، کیونکہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

"یستانی بالجراح حتی تبراء"

”یعنی زخم مندمل ہونے تک انتظار کیا جائے گا“

پھر ایک سال پورا ہونے کے بعد دیکھا جائے گا کہ اگر وہ دانت نہیں گرا تو مارنے والے پر قصاص نہیں ہو گا۔ اگر اسی ضرب سے سال میں وہ دانت گر گیا پس اگر ضرب عمداً ہو تو قصاص لیا جائے گا اور اگر خطا سے ہو تو دانت کی دیت واجب ہو گا۔⁶⁶ اور یہ رائے امام ابو حنیفہ کی ہے۔ لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک اگر مضروب چھوٹا ہو تو انتظار کیا جائے گا ورنہ نہیں کیونکہ بظاہر بڑے شخص کا دانت ایک بار ہل جانے کے بعد جمتا نہیں۔ امام محمد کہتے ہیں کہ اگر دانت صرف ہل جائے تو انتظار کیا جائے گا لیکن اگر ساقط ہو جائے تو انتظار نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ہلتا ہو دانت تو دوبارہ جم جانے کا احتمال ہے لیکن ایک بار ساقط ہو جانے کے بعد (بڑے شخص) کا دانت دوبارہ پیدا نہیں ہوتا۔⁶⁷ اگر کسی کے چبانے کی قوت زائل ہو جائے مثلاً دانتوں کو نقصان پہنچا کر اُسے سُن یا ناکارہ بنا دیا جائے اور وہ چبانے یا کھانے کے قابل نہ رہے اور مسوڑھے کام نہ کریں تو تاوان واجب ہو گا۔ کیونکہ دانت کا عظیم فائدہ یہی ہے جس کے اتلاف پر دیت لازم ہے۔⁶⁸ اگر دانت کا قصاص لینا ممکن نہ ہو تو ہر دانت کا تاوان پانچ اونٹ یا پانچ گائیں واجب ہو گا۔⁶⁹ ہر دانت میں دیت کا 1/10 حصہ کا نصف واجب ہو گا۔⁷⁰ دانت کے بدلے میں قصاص کی بجائے

مصالحت کے طور پر رقم کا لین دین بھی جائز ہے۔⁷¹ انسان کے بدن میں دانت کے علاوہ کوئی عضو ایسا نہیں ہے جس کے تلف ہونے پر پورے تاوان سے زیادہ تاوان واجب ہوتا ہے۔⁷² اگر کوئی کسی کے سارے دانت نکال دے تو اس کے لیے شافی کے دو قول ہیں: اول یہ کہ اُن کی دیت 160 اونٹ دیے جائیں، دوسرا یہ کہ ایک پوری دیت دی جائے جو سو اونٹ ہوتی ہے۔ تاہم اُن کا پہلا قول ہی مشہور ہے۔⁷³ بعض فقہاء کا قول ہے کہ اگر کسی بچے یا نابالغ کے دانت تلف کر دیے جائیں تو خواہ وہ دانت نکلیں یا نہ نکلیں، دیت کے طور پر ایک اونٹ لیا جائے گا۔⁷⁴

ہونٹ کا قصاص

امام ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ اگر ایک شخص کسی کا بالائی یا زیریں ہونٹ کاٹ دے اور اس کے قصاص میں یکسانیت کا لحاظ رکھا جاسکتا ہو تو قصاص جاری ہو گا۔⁷⁵ امام کرخی کا بیان ہے کہ ہونٹ اگر پورا کاٹ دیا جائے تو اس میں قصاص واجب ہو گا کیونکہ مساوات کا اعتبار ممکن ہے لیکن اگر ہونٹ کا کچھ حصہ کاٹا جائے تو اس میں قصاص کا نفاذ ممکن نہیں ہے۔⁷⁶ بلکہ ایسی صورت میں دیت واجب ہوگی۔⁷⁷ ہونٹ کاٹنے سے نہ صرف اُن کی خوبصورتی ضائع ہوتی ہے بلکہ اُن کے لعاب روکنے کی منفعت بھی زائل ہو جاتی ہے۔⁷⁸ ہر ہونٹ کے لیے نصف دیت ہے، اوپر والا اور نیچے والا ہونٹ برابر ہے۔ حضرت سعید بن مسیب کی

روایت ہے کہ دو ہونٹوں میں دیت ہے،⁷⁹ اور فقہاء متاخرین نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔⁸⁰ لیکن زید بن ثابت نے مماثلتِ قصاص نہ ہونے پر نچلے ہونٹ کی دیت 2/3 بیان فرمائی ہے۔⁸¹

ابان بن تغلق نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نچلے ہونٹ کی دیت چھ ہزار درہم ہے اور بالائی ہونٹ کی دیت چار ہزار درہم ہے کیونکہ نچلے ہونٹ سے پانی پکڑا جاتا ہے۔⁸²

زبان کا قصاص

یہ ایک ہی عضو ہے اور زبان کے کاٹ دینے کے جرم پر تاوان عائد ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس سے زبان کا مقصد یعنی گویائی جاتی رہتی ہے۔ علاوہ اس کے زبان ایک حسین اور کارآمد شے ہے جس کے تین فائدے ہیں، گفتگو، ذائقہ، کھانے میں سہولت اور لقموں کو (منہ میں) پھراناتا کہ اچھی طرح چبایا جاسکے۔⁸³ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ زبان سکڑتی اور پھیلتی ہے اس لیے اس میں مساوات اور برابری نہ رہی تو قصاص بھی ساقط ہو گیا۔ امام ابو یوسف سے ایک روایت یہ نقل کی گئی ہے کہ اگر کسی نے کسی کی زبان جڑ سے کاٹ دی تو قصاص لازم ہوگا، کیونکہ اس صورت میں برابری ممکن ہے۔⁸⁴ زبان کاٹنے کی صورت میں پوری دیت واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی نے زبان کا ایک ٹکڑا کاٹ ڈالا، پس اگر گویائی زائل ہو تو کامل دیت واجب ہوگی کیونکہ اُس نے منفعتِ مقصودہ مٹا دی۔⁸⁵ کیونکہ دیت کا وجوب کسی عضو کی ظاہری شکل بگاڑ دینے کی وجہ سے نہیں بلکہ اُس کی منفعتِ مقصودہ ضائع کر دینے کی بناء پر ہے۔ بولنے کی صلاحیت والی زبان سے گوئی زبان کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔⁸⁶ گوئی شخص کی زبان قطع کر دینے پر منصفانہ تاوان واجب ہے۔⁸⁷ اگر کوئی شخص کسی کو گنگے کی زبان کاٹ دے تو اُسے ایک تہائی دیت دینی پڑے گی۔⁸⁸

ہاتھ اور پاؤں کا قصاص

دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں جب ان میں سے کوئی ایک ضائع کر دیا جائے تو اس میں نصف دیت ہے۔ دونوں ہاتھ اگر کلائی یا کندھے وغیرہ سے کاٹ دیے جائیں تو ان میں دیت ہے۔ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ہاتھوں اور پاؤں میں دیت ہے۔ اور ایک ہاتھ میں نصف دیت ہے جیسا کہ نسائی اور مالک نے عمرو بن حزم سے روایت کی ہے کہ ہاتھ میں پچاس ہیں اور دونوں پاؤں میں بھی دیت ہے اور ایک پاؤں میں نصف دیت ہے۔⁸⁹ چاروں فقہاء کرام کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے نقصان پر پورا تاوان لاگو ہوگا۔⁹⁰

جب ہاتھ اور پاؤں کے منافع کو معطل کر دیا جائے یعنی پکڑنا اور چلنا ختم کر دیا جائے تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جب تک ممکن ہو سکے تو قصاص لیا جائے اور اگر قصاص ممکن نہ ہو تو پھر دیت اور آرش واجب ہے۔⁹¹

اگر کسی شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ دیا، جس کا ہاتھ کاٹنا اُس کا ہاتھ تو تندرست تھا اور جس نے ہاتھ کاٹنا اُس کا ہاتھ شل ہے یا انگلیاں کٹی ہوئی ہیں تو جس کا ہاتھ کاٹنا گیا ہے اُس کو اختیار ہے کہ چاہے تو وہ مجرم کا قصاص میں ہاتھ کٹوادے اور چاہے تو اُس سے ہاتھ کی کامل دیت وصول کر لے۔ اور اگر مجرم کا ہاتھ کسی ایسے حق

کی بنا پر کاٹا جائے جو کہ اُس پر عائد ہو، قصاص ہو یا سرقہ، تو اس وقت مجرم پر مقطوع کے لیے آرش واجب ہو گا۔ کیونکہ مجرم نے اُس ہاتھ کے ذریعے ایک حق لازم کو ادا کیا ہے تو گویا یہ ہاتھ اُس کے لیے محفوظ و سالم ہے اور جب اصل محل قصاص موجود ہو گا تو اُس کے مالی عوض کی طرف رجوع کیا جائے گا۔⁹²

اگر ایک شخص نے کسی کا ہاتھ عمداً کاٹ دیا اور اُس کے بعد قاطع سے ہاتھ کاٹنے کا قصاص لے لیا گیا، لیکن چند روز بعد وہ شخص مر گیا جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا، تو اب اُس شخص کو جس کا ہاتھ قصاص میں کاٹا جا چکا ہے، اُس شخص کی جان کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔⁹³

اگر مجرم نے کسی کا بایاں ہاتھ تلف کر دیا لیکن خود مجرم کا بایاں ہاتھ نہیں تھا بلکہ پہلے ہی ضائع ہو چکا تھا تو اب قصاص ساقط ہو جائے گا۔ اس امر کی اجازت نہ ہوگی کہ مجرم کے داہنے ہاتھ سے قصاص لیا جائے۔⁹⁴ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ عمداً جڑ سے کاٹ دیا تو اُس کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا اگرچہ اُس کا ہاتھ مظلوم کے ہاتھ سے بڑا ہو۔ اسی طرح ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں اگر جوڑ پر سے کاٹی جائیں تو قصاص لازم ہے۔ اور ہاتھ بعوض پاؤں کے اور ہاتھ کی انگلیاں بعوض پاؤں کی انگلیوں کے قطع نہ کی جائیں گی۔⁹⁵ اور نصف کلانی سے ہاتھ کاٹنے کی صورت میں قصاص نہیں ہے۔⁹⁶ ہر انگلی کے مقابلہ میں دیت کا دسواں حصہ واجب ہو گا اس لیے سو اونٹوں کا دسواں حصہ یعنی دس اونٹ ہر ایک انگلی کے لیے لازم ہے خواہ انگلی چھوٹی ہو یا بڑی، دائیں ہو یا بائیں ہو۔

قال والاصابع كلها سواء لاطلاق الحديث ولانها سواء في اصل المنفعة فلا تعتبر الزيادة فيه كاليمين مع الشمال وكذا اصابع الرجلين لانه يفوت بقطع كلها منفعة المشى فتجب الدية كاملة ثمه فيها عشرة اصابع فتقسم الدية عليها عشاراً⁹⁷

اور انگلیاں سب برابر ہیں یعنی حدیث میں اطلاق ہے یعنی مطلقاً ہر انگلی کے لیے دیت کا دسواں حصہ واجب کیا اور اس دلیل سے کہ اصل منفعت میں سب انگلیاں برابر ہیں تو اس میں زیادتی کچھ اعتبار نہ ہو گا۔ اسی طرح پاؤں کی انگلیوں میں بھی یہی حکم ہے اس لیے کہ ان سب کے کاٹ ڈالنے میں رفتار کی منفعت جاتی رہتی ہے تو پوری دیت واجب ہوگی۔ اور ہر ایک انگلی جس میں تین جوڑ ہیں تو ایک پور کاٹنے میں انگلی کی دیت کا تہائی واجب ہو گا۔⁹⁸

اگر کوئی شخص کسی ایک آدمی کی ایک پوری انگلی جوڑ سے کاٹ دے، پھر کسی دوسرے آدمی کا ہاتھ کاٹ دے تو انگلی کے قصاص سے ابتداء کی جائے گی، پھر ہاتھ والے کو اختیار دیا جائے گا چاہے تو باقی ماندہ ہاتھ کو قطع کر لے یا پھر اپنے ہاتھ کی دیت قاطع سے وصول کر لے۔⁹⁹ اور یہی حکم پاؤں کے لیے بھی ہے۔

اگر وہ کسی آدمی کا صحیح سالم ہاتھ کاٹ دے، پھر اسی ہتھیلی والے ہاتھ کی کلانی کو کہنی سے کاٹ دے تو اس پر ہاتھ کا قصاص واجب ہو گا، کلانی کا قصاص واجب نہیں ہو گا بلکہ اس پر جرمانہ تعزیری عائد ہو گا۔ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ بے شک جرم ثانی پہلے جرم سے پیدا ہونے والے زخم کے ٹھیک ہونے کے بعد واقع ہوا ہو یا اس سے پہلے ہوا ہو۔ لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد کا کہنا ہے کہ جب دوسرا جرم پہلے والے کے ٹھیک ہونے کے بعد ہوا ہو تو اس صورت میں یہ الگ الگ دو جرم ہونگے، اور اگر ٹھیک ہونے سے پہلے ہی ہوا ہو تو یہ ایک ہی جرم مانا جائے گا۔¹⁰⁰

حسن بن صالح کہتے ہیں کہ ایک ہاتھ کی انگلی کا قصاص دوسرے ہاتھ کی انگلی سے نہ لیا جائے گا لیکن ایک انگلی کا قصاص اسی ہاتھ کی دوسری انگلی سے لیا جاسکتا ہے۔¹⁰¹ پاؤں اور پاؤں کی انگلیوں کے قصاص میں بھی یہی حکم ہے۔

اگر کسی شخص نے کسی کے ہاتھ کی ہتھیلی کاٹ دی اور صورت حال یہ ہے کہ اُس ہتھیلی میں صرف ایک انگلی ہے تو دیت کا دسواں حصہ واجب ہوگا، اور اگر دو انگلیاں موجود ہوں تو دیت کا پانچواں حصہ واجب ہوگا۔¹⁰²

بالوں اور داڑھی کا قصاص

سر کے بال کترنے اور بھنویں، مونچھیں اور داڑھی کے بال اُتارنے میں قصاص نہیں ہے، خواہ یہ بال کاٹنے یا اکھاڑنے کے بعد دوبارہ نہ بھی نکلیں۔ کیونکہ بال تراشنے کی تو حد ہی متعین نہیں جہاں سے قصاص لیا جاسکے۔ اور جڑ سے کاٹنے یا اکھاڑنے کی صورت میں بال اُگنے کے مقام کو بچاتے ہوئے صرف بالوں کو قصاص میں کاٹنا یا اکھاڑنا دشوار ہے۔¹⁰³

اگر پورے سر کے بال یا آدھے سر کے بال اس طرح اکھاڑ دیے کہ دوبارہ نہ اُگ سکیں تو دیتِ کاملہ واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی کی پوری یا آدھی داڑھی اس طرح اکھاڑ دی کہ دوبارہ نہ اُگ سکے تو کامل دیت واجب ہوگی۔¹⁰⁴

حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر داڑھی اور سر کے بال کو اس طرح اُتار دیا جائے کہ آمیزہ بال نہ آسکیں تو اُن میں سے ہر ایک پر تاوان واجب ہوگا، کیونکہ اس سے جو خوشنمائی ہوتی ہے وہ جاتی رہے گی۔¹⁰⁵ سر، داڑھی اور ابرو کے بال کاٹنے کے بعد دوبارہ نکل آئیں تو اس پر تاوان نہیں ہے۔ بالوں میں ایک سال تک دیت کی وصولی میں تاخیر کی جائے گی۔¹⁰⁶ امام مالک اور شافعی نے فرمایا کہ داڑھی اور سر کے بال دونوں میں حکومتِ عدل واجب ہے، کیونکہ یہ دونوں چیزیں تو آدمی میں زوائد ہیں۔¹⁰⁷ اگر داڑھی کے بال گھنے نہ ہوں، جس سے جمالِ کامل تو حاصل ہوتا ہو اور وہ بد صورتی کا باعث نہ ہو تو اس میں حکومتِ عدل واجب ہوگی۔ اور جہاں تک غلام کے بالوں اور داڑھی کا تعلق ہے، تو امام محمد کہتے ہیں کہ اُس میں حکومتِ عدل واجب ہوگی، جبکہ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ قیمت واجب ہوگی۔¹⁰⁸ اور اگر کوئی شخص کسی آدمی کے سر کو یا اُس کی داڑھی کو مونڈ دے پھر بال اُگ آئیں تو اس پر کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔ کیونکہ اُگنے والے بال زائل ہونے والے بالوں کا قائم مقام ہونگے، گویا کہ جمالِ سرے سے فوت ہی نہیں ہوا۔¹⁰⁹

پستان کا قصاص

اگر کسی شخص نے عورت کے دونوں پستان کاٹ دیے یا اُن کو ناکارہ بنا دیا تو اُس پر مکمل دیت کا وجوب لازم آئے گا۔¹¹⁰ اور اگر ایک پستان کاٹا یا اُس کی منفعت زائل کی تو نصف دیت واجب ہوگی۔¹¹¹ مالکیہ کے ہاں پستان کے سروں میں دودھ ختم ہونا شرط ہے، اگر دودھ ختم نہ ہو تو پھر عادل کا فیصلہ ہے۔¹¹² پستان خوبصورتی کے علاوہ دودھ پلانے کی منفعت بھی رکھتے ہیں، لہذا ان کے تلف کرنے میں پوری دیت ادا کرنا لازم ہے۔¹¹³ یہ تاوان ہر صورت میں عائد ہوگا جبکہ خواہ دودھ کا نکلنا بند ہو جائے یا بند نہ ہو۔ اور اگر کسی نے پستانوں کی دونوں بھنٹیاں کاٹ دیں تو بھی اُس پر دیتِ کاملہ واجب ہوگی، بشرطیکہ اُس سے دودھ کا اخراج ختم ہو جائے۔ اور اگر دودھ خراب ہو جائے تو یہ بند ہو جانے کی مانند ہی ہے۔ اس صورت میں جو تاوان عائد ہوگا وہ دودھ کے موقوف ہو جانے اور دودھ پلانے کا مقصد فوت ہو جانے کا تاوان متصور ہوگا۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تاوان دودھ کے بند ہو جانے کا ہے نہ کہ سرِ پستان کے کاٹنے کا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ

اگر کسی کے ارتکابِ جرم کے نتیجے میں دودھ کا نکلنا بند ہو جائے گو 0 سرپرستان کو کاٹنا نہ گیا ہو، تب بھی دیت عائد ہوگی۔ اگر جراحتِ رسانی سے دودھ بند نہ ہوا ہو تو اس کی سزا کا منصفانہ فیصلہ حکومت کرے گی۔¹¹⁴ اور مرد کے دونوں پستان تلف کرنے میں دیت واجب نہیں ہے بلکہ حکومتِ عدل واجب ہے کیونکہ اس سے جنسِ منفعت یا جمال تلف کرنا لازم نہیں آتا۔¹¹⁵

آلہ تناسل اور شرمگاہ کا قصاص

اگر آلہ تناسل کے کاٹے جانے سے متعدد فائدوں سے محروم ہو گیا مثلاً جماع کرنا، اولاد پیدا کرنا، پیشاب کار و کنا، خارج کرنا یا مادہ تولید کا اُچھل کر نکلنا یا اس طرح سے جماع کرنا جو بالعموم استقرارِ حمل کا باعث ہوتا ہے وغیرہ یا عضو مخصوص کو اوپر سے چیر دیا اور وہ بیکار ہو کر رہ گیا تو پوری دیت واجب ہوگی۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی نے عضو مخصوص پر ضرب لگائی اور اسے خشک یا سُن کر دیا یا چوٹ کے باعث جماع کے قابل نہ رہا مگر سکتا اور پھیلتا ہے تو اس کی سزا کا فیصلہ حاکم، بتا قاضائے انصاف خود کرے گا۔ کیونکہ ہنوز وہ عضو اور اُس کا فائدہ باقی ہے۔ خرابی اور باتوں میں آئی ہے، تاہم اگر اس حالت میں عضو کاٹ دیا تو اس پر قصاص یا پورا تاوان عائد ہوگا۔¹¹⁶ آلہ تناسل پورا کاٹنا یا حشفہ (سپاری) کاٹنے، دونوں کا ایک ہی حکم ہے¹¹⁷ یعنی دونوں صورتوں میں کامل دیت واجب ہوگی۔¹¹⁸

خلاصہ کلام

قصاص اسلام کے احکام سزا میں سے ہے جس کو قرآن مجید نے معاشرے کے لیے حیاتِ جانا ہے۔ قصاص کے حکم کی تشریح بے مقصد اور بے انصاف انتقاموں کو روکنے کے لیے نیز مجرموں کو عام شہریوں کے قتل کی جرات کرنے یا انہیں مجروح کرنے سے روکنے کے لیے قرار دی گئی ہے جو سالم اور صحت مند معاشرے کی حیات، اُس کی حفاظت اور عمومی راحت و آرام، ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری اور متقابل ذمہ داریوں پر مشتمل ہے۔ اسلام کے احکام سزا کا اہم ترین ہدف دینی و معاشرتی نظام کی حفاظت ہے۔ اسلامی قوانین میں قانونِ قصاص کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہی افراد و معاشرہ کی زندگی کا تحفظ و بقاء ہے۔ عام طور پر قصاص کی مباحث کو قتلِ نفس تک محدود سمجھا جاتا ہے اور کتب میں قصاص پر بحث اسی تناظر میں پائی جاتی ہے حالانکہ اس سے بڑھ کر شریعت نے انسان کے ہر عضو کو محترم جانا ہے اور کوئی خراش اور زخم بھی انسان کو قصداً لگانا شریعت نے جرم قرار دیا ہے۔ شریعت نے زخموں کی نوعیت، قطعِ اعضاء کی انواع اور اُن کے قصاصات کی مکمل تفصیلات فراہم کی ہیں۔ شریعتِ اسلامیہ نے جرائم متعلقہ اعضاءِ بدن مثلاً ہاتھ، ناک، کان، دانت وغیرہ کی سزا کے لیے بھی طریقِ قصاص رکھا ہے۔ یعنی مجرم کو اُس کے جرم کے موافق اسی طرح کی سزا دی جائے۔ اس کے لیے یہ شرط ہے کہ دونوں کے اعضاء ایک جیسے ہوں، چنانچہ تندرست آنکھ کے عوض اندھی آنکھ کو نہیں پھوڑا جائے گا، اسی طرح دائیں ہاتھ کے بدلے بائیں ہاتھ تلف نہیں کیا جائے گا۔ اور یہی عین انصاف کا تقاضا ہے۔ اگر ایک شخص کسی کا عضوِ ظلم سے ضائع کر دیتا ہے تو اس کی پاداش اس کے سوا نہیں ہے کہ مجرم کا بھی وہی عضو تلف کر دیا جائے۔

حوالہ جات

- 1 احمد فتحی بہنسی، ڈاکٹر، القصاص فی الفقہ الاسلامی، مترجم: عبدالرحمن بخاری، مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، سن، ص: ۲۵۸
Ahmad Fathi Behnsi, Doktor, Al Qisas fil Fiqah Al Islami, Translator: Abdurrehman bukhari, Markaz e Tehqeeq Diyal Singh Trust Library, P 258
- 2 مساجد الرحمن صدیقی، ڈاکٹر، قصاص و دیت رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے عدالتی فیصلے، الہدی پبلیشرز، ۱۹۹۲ء، ص: ۱۵۷
Sajid Ur Rehman Sadiqi, Doktor, Qisas wa Diyat Rasool Aur Khulfaa-e-Rashideen ke Adalti Faislay, Al Huda Publishers, 1994, P 157
- 3 القصاص فی الفقہ الاسلامی، ص: ۲۵۸
Qisas fi Fiqh al-Islami, p.: 258
- 4 امام مرغینانی، الہدایہ، مکتبہ رحیمیہ دیوبند، سن، ۵۹۰/۴
Imam Murghinani, Al Hidayah, Muktaba Rahimiya Deoband, S.N., 4/590
- 5 الطاف حسین، قصاص و دیت، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۱ء، ص: ۲۰۰
Altaf Hussain, Qasis wa Dit, Sang-e-Mail Publications, 1991, p: 200
- 6 اورنگ زیب عالمگیر، فتاویٰ عالمگیری، مطبوعہ دہلی، سن، ۳۴۱/۹
Aurangzeb Alamgir, Fatawa Alamgiri, published in Delhi, No. 9/341
- 7 الہدایہ، ۵۹۱/۴
Al-Hadayah, 4/591
- 8 قصاص و دیت، ص: ۲۰۰، ۲۰۱
Qasis o Dit, p. 200, 201
- 9 القصاص فی الفقہ الاسلامی، ص: ۲۵۹
Qisas fi Fiqh al-Islami, p.: 259
- 10 الکاسانی، علاء الدین، ابی بکر بن مسعود، بدائع الصنائع، مترجم: پروفیسر خان محمد چاولہ، شعبہ مطبوعات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، ۱۹۹۷ء، ۲۸۲/۷
Al-Kasani, Alauddin, Abi Bakr bin Masoud, Bada'i al-Sana'i, translator: Professor Khan Muhammad Chawla, Department of Publications, Dayal Singh Trust Library, 1997, 7/282
- 11 سید امیر علی، مولانا، عین الہدایہ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، سن، ۲۲۲/۴
Syed Ameer Ali, Maulana, Ainul Hudaya, Maktaba Rahmaniya, Lahore, S.N. 4/222
- 12 مفتی محمد انور صاحب، مولانا، خیر المفاتیح، ادارہ تالیفات اشرافیہ چوک فوارہ ملتان، ۲۰۱۴ء، ۲۵۵/۴
Mufti Muhammad Anwar Sahib, Maulana, Khair al-Mufatih, Idara Talifat Ashrafia Chowk Fawara Multan, 2014, 4/255
- 13 الجزیری، عبدالرحمن، کتاب الفقہ، ت: منظور احسن عباسی، علماء اکیڈمی، شعبہ مطبوعات، ۱۹۹۰ء، ۶۸/۵
Al-Jaziri, Abdul Rahman, Kitab al-Fiqh, edited by: Manzoor Ahsan Abbasi, Ulama Academy, Department of Publications, 1990, 5/68
- 14 قصاص و دیت، ص: ۲۹
Qisas and Diyat, p.: 29
- 15 الجصاص، ابو بکر احمد بن علی، احکام القرآن الجصاص، مترجم: مولانا عبدالقیوم، شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلامی اسلام آباد، ۱۹۹۹ء، ص: ۳۱۳-۳۱۴
Al-Jisas, Abu Bakr Ahmad Bin Ali, Akhmat Al-Qur'an Al-Jisas, Translator: Maulana Abdul Qayyum, Sharia Academy International Islamic University Islamabad, 1999, pp. 313-314
- 16 ابوالحسن، علی بن ابی بکر، احسن الہدایہ، مترجم: مفتی عبداللطیف، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، سن، ص: ۷۶
Abu Al-Hasan, Ali Bin Abi Bakr, Ahsan Al-Hadaiya, Translator: Mufti Abdul Halim, Muktaba Rehmaniya Urdu Bazar Lahore, S.N., p: 76
- 17 احکام القرآن الجصاص، ص: ۵۳۰-۵۳۹
Ahkaam Al-Qur'an al-Jisas, p. 539-540
- 18 الموسوعۃ القضاویہ، مترجم: ابو بکر صدیق، ریسرچ کمیٹی فاؤنڈیشن لاہور، سن، ص: ۱۱۷
Al-Musua al-Qadaiyyah, translator: Abu Bakr Sadiq, Research Committee Foundation Lahore, S.N., p: 117
- 19 فتویٰ بن حسام الدین، علاء الدین علی، کنز العمال، دارالاشاعت اردو بازار جناح روڈ کراچی، ستمبر ۲۰۰۹ء، ۴۳/۱۵
Muttaqi Bin Hussamuddin, Alauddin Ali, Kanzala Amal, Darul Sha'at, Urdu Bazaar, Jinnah Road, Karachi, September 2009, 15/43
- 20 ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابی عبداللہ، سنن ابن ماجہ، ت: علامہ وحید الزماں، کتاب دیت کے بیان میں، باب: جن زخموں میں قصاص نہیں، اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور، سن، ص: ۲
Ibn Majah, Muhammad Bin Yazid, Abi Abdullah, Sunan Ibn Majah, T: Allama Wahid al-Zaman, Kitab Dayt in the Bayan, Chapter: Wounds for which there is no retribution, Islamic Library Urdu Bazar Lahore, S.N., Vol.2.
- 21 الفقہ الاسلامی وادنیہ، ص: ۳۱۴
Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuh, p: 314
- 22 القصاص فی الفقہ، ص: ۲۶۸
Al-Qisas Fi Fiqh, p.: 268

- 23 بدائع الصنائع، ص: ۶۸۲
- Bada'i al-Sana'i, p.: 682
- 24 قصاص و دیت، ص: ۳۹۷
- Qisas and Dayt, p.: 397
- 25 اشرف علی تھانوی، حکیم الامت، احکام القرآن للتمھانوی، ت: محمد زکریا اقبال، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، اکتوبر ۲۰۱۲ء، ۲۰۵/۱
- Ashraf Ali Thanvi, Hakeem-ul-Ummat, Akhmat al-Qur'an for Thanvi, by: Muhammad Zakaria Iqbal, Darul Sha'at Urdu Bazar, Karachi, October 2012, 1/205
- 26 الموسوعة القضاة، مترجم: ابو بکر صدیق، ریسرچ کمیٹی فلاح فاؤنڈیشن، لاہور، سن، ص: ۳۳۵
- Al-Musawat al-Qadaiya, translator: Abu Bakr Siddique, Research Committee Falah Foundation, Lahore, S.N.: 335
- 27 سورۃ الشوری، ۴۰
- Surht al-Shura, 40
- 28 فتاویٰ عالمگیری، مترجم: سید امیر علی، مولانا، دارالاشاعت کراچی، ۱۹۸۹ء، ۳۰۶/۹
- Fatawi Alamgiri, Translator: Syed Ameer Ali, Maulana, Darul Sha'at Karachi, 1989, 9/306
- 29 عودہ، عبدالقادر، شہید، اسلام کا فوجداری قانون، مترجم: ساجد الرحمن صدیقی، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، ۱۹۸۳ء، ص: ۳۳۵
- Ouda, Abdul Qadir, Shaheed, Criminal Law of Islam, Translated by: Sajidur Rehman Siddiqui, Islamic Publications Limited, 1984, p: 335
- 30 الکاسانی، ابو بکر علاء الدین، علامہ، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، مترجم: خان محمد چاولہ، پروفیسر، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، ۱۹۹۷ء، ۳۴۱/۳
- Al-Kasani, Abu Bakr Ala-ud-Din, Allama, Bada'i al-Sana'i in the order of Shari'a, translated by: Khan Muhammad Chawla, Professor, Dayal Singh Trust Library, 1997, 4/441
- 31 محمد میاں صدیقی، قصاص و دیت، ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۹۶ء، ص: ۱۳۹
- Muhammad Mian Siddiqui, Qisas wa Deet, Institute of Islamic Research, 1996, p. 149
- 32 سید امیر علی، مولانا، عین الہدایہ، مکتبہ رحمانیہ، سن، ۶۳۳/۴
- Syed Ameer Ali, Maulana, Ain Al Hidayah, Maktaba Rahmaniya, year 4/634
- 33 عبدالرحمن الجزیری، کتاب الفقہ، مترجم: منظور احسن عباسی، علماء اکیڈمی شعبہ مطبوعات، ۲۰۰۶ء، ۴۲۲/۵
- Abd al-Rahman al-Jaziri, Kitab al-Fiqh, translator: Manzoor Ahsan Abbasi, Ulama Academy Department of Publications, 2006, 5/422
- 34 مجموعہ قوانین اسلام، ۳۳۲/۱۰
- Majmua Qwaneen e Islam, 10/342
- 35 الفقہ الاسلامی وادلیہ، ۳۱۰/۴
- Al fiqh Al Islami Wa Adulathu, 4/ 310
- 36 کتاب الفقہ، ۴۲۶/۵
- Kitab Fiqh, 5/426
- 37 بدائع الصنائع، ۷۰۹/۷
- Bada'i al-Sana'i, 7/709
- 38 مجموعہ قوانین اسلام، ۳۳۸/۱۰
- Majmua Qwaneen e Islam, 10/338
- 39 الفقہ الاسلامی وادلیہ، ۳۱۱/۴
- Al fiqh Al Islami Wa Adulathu, 4/ 311
- 40 کتاب الفقہ، ۴۲۹/۴
- Kitab Fiqah, 4/429
- 41 کتاب الفقہ، ۴۲۹/۴
- Kitab Fiqah, 4/429
- 42 بدائع الصنائع، ۷۰۹/۷
- Bada'i al-Sana'i, 7/709
- 43 کتاب الفقہ، ۴۲۸/۴
- Kitab Fiqah, 4/429
- 44 سورۃ المائدہ، ۴۵
- Surat al-Maidah, 45
- 45 الفقہ الاسلامی وادلیہ، ۳۰۹/۴
- Al fiqh Al Islami Wa Adulathu, 4/ 309
- 46 التشریح الجنائی الاسلامی، ۲۶۳/۴
- Al-Tashree al-Jina'i al-Islami, 2/263

- 47 فتاویٰ عالمگیری، ۳۰۹، ۳۰۸/۹
- Fatawa Alamgiri, 9/308, 309
- 48 بدائع الصنائع، ۷۰۹/۷
- Bada'i al-Sana'i, 7/709
- 49 علی محمد اوبل، ابو ذکریا، احسن الوفا، مکتبہ صدیقیہ بینکپورہ سوات، فروری ۲۰۰۹ء، ۳۱۵/۳
- Ali Muhammad Ubal, Abu Zakaria, Ahsan Al-Waqaiya, Maktaba Siddiquiya, Mingora, Swat, February 2009, 3/315
- 50 قانون قصاص و دیت، ۳۳۹/۱۰
- Qisas wa Diyat, 10/339
- 51 کتاب الفقہ، ۴/۲۲۳
- Kitab Al fiqh, 4/423
- 52 قصاص و دیت، ص: ۱۷۰
- Qisas wa Diyat, p.170
- 53 محمودہ، عبدالقادر، التشریح الجنائی الاسلامی، دار الکتب العربی بیروت، سن ۲۰۲۶/۲
- Audah, Abd al-Qadir, Al-Tashree al-Jina'i al-Islami, Dar al-Katib al-Arabi, Beirut, 2/226
- 54 قانون قصاص و دیت، ص: ۳۶۳
- Qanoon Qisas wa Diyat, p:364
- 55 فتاویٰ عالمگیری، مترجم: سید امیر علی، مولانا، دارالاشاعت کراچی، ۱۹۸۹ء، ۳۰۸/۹
- Fatawi Alamgiri, Translator: Syed Ameer Ali, Maulana, Darul Sha'at Karachi, 1989, 9/308
- 56 کتاب الفقہ، ۳۰۲/۴
- Kitab Al Fiqah, 4/302
- 57 مجموعہ قوانین اسلام، ۳۳۲/۱۰
- Majmua Qwaneen e Islam, 10/342
- 58 کتاب الفقہ، ۴/۲۲۰
- Kitab Al Fiqah, 4/420
- 59 قصاص و دیت، ص: ۱۷۱
- Qisas Wa Diyat, p:171
- 60 کتاب الفقہ، ۵/۳۲۱
- Kitab Al Fiqah, 4/421
- 61 البدائع الصنائع، ۷۰۹/۷
- Al-Buda'i al-Sina'i, 7/709
- 62 سورۃ المائدہ، ۴۵
- Surah al-Maidah, 45
- 63 النسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن، امام، السنن النسائی، مترجم: عبدالرحمن، ڈاکٹر، کتاب: قسامت کے متعلق، باب: قصاص سے معاف کرنے کے حکم سے متعلق، مکتبہ بیت السلام لاہور، جون ۲۰۱۶ء، ج: ۲
- Al-Nasa'i, Ahmad Bin Shoab, Abu Abdul Rahman, Imam, Sunan Al-Nasa'i, Translator: Abdul Rahman, Dr., Book: About Qasamat, Chapter: About the Order of Forgiveness from Qisas, Maktaba Bait Salam Lahore, June 2016, Volume: 2
- 64 قصاص و دیت، ص: ۱۵۰
- Qisas Wa Diyat, p:150
- 65 محمد یوسف احمد، مولانا، مفتی، اشرف الہدایہ، دارالاشاعت، ۲۰۰۹ء، ۵۶/۱۵
- Muhammad Yusuf Ahmed, Maulana, Mufti, Ashraf Al Hidayah, Dar al-Shaaat, 2009, 15/56
- 66 فتاویٰ عالمگیری، ۳۱۰/۹
- Fatawa Alamgiri, 9/310
- 67 القصاص فی الفقہ الاسلامی، ص: ۲۳۷
- Al-Qisas fi Fiqh al-Islami, p.: 247
- 68 کتاب الفقہ، ۵/۳۲۳
- Kitab Al Fiqah, 5/424
- 69 القصاص فی الفقہ الاسلامی، ص: ۲۳۷
- Al-Qisas fi Fiqh al-Islami, p.: 247
- 70 قانون قصاص و دیت، ۳۳۳/۱۰
- Qanoon e qisas Wa Diyat, 10/343

- 71 عبدالحق، مولانا، فتاویٰ حقانیہ، جامعہ دارالعلوم حقانیہ، سن، ۲۲۵/۵
- Abdul Haq, Maulana, Fatawa Haqqaniyyah, Jamia Darul Uloom Haqqaniyyah, S.N, 5/225
- 72 کتاب الفقہ، ۴۳۰/۵
- Kitab Al Fiqah, 5/430
- 73 صادق نبی حسینی، سید، اسلامی قانون سزا، جامعہ تعلیمات اسلامی پاکستان، ۱۹۹۳ء، ص: ۳۰۰
- Sadiq Nabi Hussaini, Syed, Islamic Law of Punishment, Islamic Studies University of Pakistan, 1993, p. 300
- 74 صادق نبی حسینی، سید، اسلامی قانون سزا، جامعہ تعلیمات اسلامی پاکستان، ۱۹۹۳ء، ص: ۳۰۲
- Sadiq Nabi Hussaini, Syed, Islamic Law of Punishment, Islamic Studies University of Pakistan, 1993, p. 302
- 75 بدائع الصنائع، ۶۹۹/۷
- Bada'i al-Sana'i, 7/699
- 76 القصاص فی الفقہ الاسلامی، ص: ۲۴۴
- Al-Qisas fi Fiqh al-Islami, p.: 244
- 77 قصاص و دیت، ص: ۱۵۳
- Qisas Wa Diyat, p: 153
- 78 قانون قصاص و دیت، ص: ۳۵۴
- Qanoon e Qisas wa diyat, p:354
- 79 فقہ الاسلامی وادلتہ، ۳۱۰/۴
- Fiqh Al Islami wa Adulatihi, 4/310
- 80 اسلامی قانون سزا، ص: ۲۹۷
- Islami Qanoon e saza, p:297
- 81 قانون قصاص و دیت، ص: ۳۵۵
- Qanoon e Qisas wa diyat, p:355
- 82 علی رضا نقوی، ڈاکٹر، سید، حدود و تعزیرات و قصاص و دیت (فقہ جعفری)، ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۸۵ء، ص: ۲۵۲
- Ali Raza Naqvi, Doctor, Syed, Hudud wa Tazirat wa Qisas wa Dit (Jurisprudence Jafari), Institute of Islamic Research, 1985, p: 252
- 83 کتاب الفقہ، ۴۱۶/۵
- Kitab Al Fiqah, 5/416
- 84 قصاص و دیت، ص: ۱۵۲
- Qisas Wa Diyat, P:152
- 85 عین الہدایہ، ۶۶۷/۴
- Ain Al Hidayah, 4/667
- 86 الطاف حسین، چوہدری، قصاص و دیت، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ء، ص: ۲۲۸
- Altaf Hussain, Chaudhry, Qisas and Dit, Sang-e-Mail Publications, 2002, p: 228
- 87 القصاص فی الفقہ الاسلامی، ص: ۲۴۸، ۲۴۹
- Al Qisas Fi Fiqah Al islami, p:248,249
- 88 اسلامی قانون سزا، ص: ۲۹۸
- Islami Qanoon e saza, p:298
- 89 الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۳۱۰/۴
- Al Fiqah Al slami Wa Adulatihi, 4/310
- 90 کتاب الفقہ، ۴۲۸/۵
- Kitab Al Fiqah, 5/428
- 91 الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۳۱۱/۴
- Al Fiqah Al slami Wa Adulatihi, 4/311
- 92 قصاص و دیت، ص: ۱۵۲
- Qisas Wa Diyat, p:152
- 93 عابدہ علی، پروفیسر، ڈاکٹر، عورت قرآن و سنت اور تاریخ کے آئینے میں، اسلامک پبلی کیشنز، سن، ص: ۶۰۳
- Abida Ali, Professor, Doctor, Aurat Quran o Sunnat aur Tareekh kay Ainay mein, Islamic Publications, S.N., p: 603
- 94 مجموعہ قوانین اسلام، ۳۳۷/۱۰
- Majmua Qwaneen e Islam, 10/337

Fatawa Alamgiri, 9/311	95 فتاویٰ عالمگیری، ۳۱۱/۹
Ahsan al-Waqaiyah, 3/317	96 احسن الوقاہیہ، ۳۱۷/۳
Ain Al Hidayah, 4/371	97 عین الہدایہ، ۳۷۱/۴
Ain Al Hidayah, 4/371	98 عین الہدایہ، ۳۷۱/۴
Bada'i al-Sana'i, 7/692	99 بدائع الصنائع، ۶۹۲/۷
Bada'i al-Sana'i, 7/692	100 بدائع الصنائع، ۶۹۲/۷
Al Qisas Fil Fiqah Al islami, p:240	101 القصاص فی الفقہ الاسلامی، ص: ۲۴۰
Qisas Wa Diyat, p:160	102 قصاص و دیت، ص: ۱۶۰
Al Qisas Fil Fiqah Al islami, p:253	103 القصاص فی الفقہ الاسلامی، ص: ۲۵۳
Qisas Wa Diyat, p:172	104 قصاص و دیت، ص: ۱۷۲
Kitab Al Fiqah, 5/426	105 کتاب الفقہ، ۴۲۶/۵
Qanoon e Qisas wa Diyat,p: 365	106 قانون قصاص و دیت، ص: ۳۶۵
Ain Al Hidayah,4/ 668	107 عین الہدایہ، ۶۶۸/۴
Bada'i al-Sana'i, 7/719	108 بدائع الصنائع، ۷۱۹/۷
Bada'i al-Sana'i, 7/719	109 بدائع الصنائع، ۷۱۹/۷
Al Qisas Fil Fiqah Al islami, p:236	110 القصاص فی الفقہ الاسلامی، ص: ۲۳۶
Qisas Wa Diyat, p:175	111 قصاص و دیت، ص: ۱۷۵
Al Fiqah Al islami wa Adulatihi, 4/310	112 الفقہ الاسلامی و ادلتہ، ۳۱۰/۴
Qanoon e qisas wa Diyat, p:354	113 قانون قصاص و دیت، ص: ۳۵۴
Kitab Al Fiqah,5/428	114 کتاب الفقہ، ۴۲۸/۵
Ain Al Hidayah, 4/670	115 عین الہدایہ، ۶۷۰/۴
Kitab Al Fiqah,5/481	116 کتاب الفقہ، ۴۸۱/۵
Al Qisas Fil Fiqah Al islami, p:232	117 القصاص فی الفقہ الاسلامی، ص: ۲۳۲
Qisas Wa Diyat,p:174	118 قصاص و دیت، ص: ۱۷۴